DifaAhleSunnat.com دفاع اہل سنت والجماعت دیوبند

اعمال رمضان

کتاب تحفہ رمضان سے انتخاب

مصنف
مفتی ابو سلمہ عبد اللہ نعمانی

ناشر
مدرسہ مفتاح العلوم و اسلامیہ
جامع مسجد پیپلز چورنگی، بطحہ ٹاؤن،
بلاک این، نارتھ ناظم آباد کراچی

DIFAAHLESUNNAT.COM
اہل سنت والجماعت علماء دیوبند
دفاعِ اہلسنت
ڈیجیٹل میڈیاپلیٹ فارم کے زریعے
یوٹیوب کے اُردو بیانات
نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آن لائن دروس، نماز کے مسائل
آن لائن پی ڈی ایف کتابیں
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے موضوعات پر بیانات
نماز کے مسائل پر کتابیں
قرآن کریم کی تلاوتیں
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے موضوعات پر کتابیں
حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کیجیے
DifaAhleSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعمال رمضان

رمضان المبارک میں فرائض (فرض نمازوں) کے اہتمام کی خاص ضرورت ہے حدیث پاک میں ہے "رمضان المبارک میں ایک فرض کا ادا کرنا ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر (۷۰) فرض کو ادا کرنا" گویا نیکیوں کا بھاؤ بڑھ جاتا ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ دینے بیٹھے ہیں اور ہم ہیں کہ اوقات برباد کررہے ہیں فجر کی نماز ہماری سحری کھا کر سستی میں ہی صرف ہوجاتی ہے ظہر اگر ہوئی تو ٹھیک ورنہ جماعت اسکی بھی چلی گئی۔ عصر افطار خریدنے میں صرف ہوگئی مغرب کی جماعت افطار کرنے میں صرف ہوگئی اور عشاء اور تراویح افطار کی وجہ سے سستی میں گھر ہی پر پڑھ لی یہ تو ہمارے فرائض کا حال ہے۔ مظاہر حق میں لکھا ہے کہ جو شخص بغیر عذر کے بدون جماعت پڑھتا ہے اس کے ذمہ سے فرض ساقط ہوجاتا ہے مگر اس کو نماز کا ثواب نہں ملتا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم رضان المبارک میں ایسا ٹائم ٹیبل بنائیں کہ خاص طور پر فرائض وواجبات اور عام طور پر دیگر معمولات میں سستی یا بازار کی نذر نہ ہوں بلکہ ان مختصر اوقات (۲۹،۳۰ دن) کو ہم وصول کرنے والے ہوں۔

رمضان المبارک کے بارے میں حدیث پاک میں آتا ہے کہ اس میں جو آدمی نفل نیکی کرے گا اسکا ثواب دوسرے زمانہ (رمضان کے علاوہ) کی فرض نیکی کے برابر ملے گا۔

حضرات صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذوق وشوق ایسا تھا کہ انہوں نے اپنی ساری توانائی وطاقت عبادات میں صرف کرنا طے کرلیا تھا۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باوجود ساری بشارتوں اور وعدوں کے جن کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین تھا پھر بھی اتنی لمبی نماز (تہجد ودیگر نوافل) پڑھتے تھے کہ پاؤں مبارک پر ورم آجاتا تھا۔ آپ صلی علیہ وسلم روکنے پر فرماتے تھے کہ " کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں"۔

آہ! آج ہم عشق نبوی ﷺ کے دعوے کرتے ہیں اور صرف میٹھی میٹھی سنتوں پر عمل کرتے ہیں اور مشقتوں والی سنتیں دوسروں کے لیے چھوڑے ہوئے ہیں۔ نماز پڑھنا تو بہت دور کی بات ہے نماز کو صحیح کرنے کی فکر ہم نے نہیں کی۔ دنیا کی ساری چیزوں کو سیکھنے کا وقت ہے اگر وقت نہیں ہے تو نمازیں سیکھنے کا وقت نہیں ہے۔ اگر کسی سے نماز کی سنتیں پوچھی جائیں تو بغل جھانکے گا اور پھر بھی عشق نبوی ﷺ کا دعویٰ۔ ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنی نمازیں ایسی بنائیں کہ اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے میں وہ مزہ آئے جو دنیا سے ہمیں

غافل کردے اور اُسی (اللہ) کا بنا دے۔ اس میں تجوید (قرآن صحیح پڑھنا) سے پڑھنا سیکھیں۔ رمضان کا مہینہ اس کام کے لیے بہترین ہے۔

کثرت نوافل در رمضان

رمضان المبارک کے علاوہ گیارہ مہینے جن نوافل کو پڑھنے کی توفیق نہیں ہوتی ان کو رمضان میں پڑھنے کی خوب کوشش کریں جیسے تہجد، اشراق، چاشت، اوابین، وغیرہ کا اہتمام ہو۔ سحری سے کچھ دیر پہلے اٹھ کر چار، چھ رکعات ضرور پڑھ لیں اس وقت اللہ تعالیٰ دینے بیٹھے ہوتے ہیں۔ یہ بہت اہم نماز ہے اولیاءعظامؒ کی روحانی ترقی میں تہجد کا بڑا دخل ہے۔ اس کے علاوہ صلوٰۃ التسبیح کا اہتمام ہو۔ جس کا طریقہ آگے آرہا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ آدمی جس طرح گزارتا ہے پورے گیارہ مہینے پر اُس کا اثر پڑتا ہے اگر نیک اعمال میں وقت گزارہ ہوگا تو پورا سال نیک اعمال میں گزرے گا۔ اللہ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

نوٹ! ان نوافل کے متعلق اپنی اپنی مساجد کے ائمہ اور مفتی صاحبان سے معلومات حاصل کر کے اُس پر عمل کریں۔

صلوٰۃ التسبیح

حضرت عبداللہ عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے چچا حضرت عباسؓ سے فرمایا اے عباسؓ اے میرے محترم چچا کیا میں آپ کے دس کام اور دس خدمتیں کروں؟ (یعنی آپ کو ایک ایسا عمل بتاوں جس سے آپ کو دس عظیم الشان فائدے حاصل ہوں، وہ ایسا عمل ہے کے) جب آپ اس کو کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے سارے گناہ معاف فرما دیں گے۔ (۱) اگلے بھی (۲) پچھلے بھی (۳) اور نئے بھی (۴) اور پرانے بھی (۵) بھول چوک سے ہونے والے بھی (۶) دانستہ ہونے والے بھی (۷) صغیرہ بھی اور (۸) کبیرہ بھی (۹) اور علانیہ ہونے والے بھی (۱۰) اور پوشیدہ ہونے والے بھی۔ (اور وہ صلوٰۃ التسبیح ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ) آپ چار رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور دوسری کوئی سورۃ پڑھیں، پھر جب آپ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ دفعہ کہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَر

پھر اس کے بعد رکوع کریں اور رکوع میں بھی یہی کلمہ دس دفعہ پڑھیں پھر رکوع سے اٹھ کر قومہ میں بھی یہی کلمہ دس دفعہ کہیں پھر سجدہ میں چلے جائیں اور اس میں بھی یہی کلمہ دس دفعہ کہیں پھر سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں یہی کلمہ دس دفعہ کہیں پھر دوسرے سجدہ میں

بھی یہی کلمہ دس دفعہ کہیں پھر دوسرے سجدہ کے بعد بھی (کھڑے ہونے سے پہلے) یہ کلمہ دس دفعہ کہیں چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھیں اوراس ترتیب سے ہر رکعت میں یہ کلمہ پچھتر دفعہ کہیں (میرے چچا) اگر آپ سے ہوسکے تو روزانہ یہ نماز پڑھا کریں اوراگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ کے دن پڑھ لیا کریں اوراگر آپ یہ بھی نہ کرسکیں تو سال میں ایک دفعہ پڑھ لیا کریں اوراگر یہ بھی نہ کرسکیں تو کم ازکم زندگی میں ایک دفعہ پڑھ ہی لیں۔ (معارف الحدیث، بحوالہ سنن ابی داؤد)

ایک اور روایت:

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچازاد بھائی حضرت جعفر طیارؓ کو حبشہ بھیج دیا تھا۔ جب وہ وہاں سے واپس مدینہ منورہ پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گلے سے لگایا اوران کی پیشانی کا بوسہ دیا اورفرمایا میں تمہیں ایک (خاص) چیز دوں ایک خوشخبری سناؤں ایک بخشش دوں ایک تحفہ دوں؟ انہوں نے عرض کیا ضرور دیجیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار رکعت نماز پڑھو مراد صلوٰۃ التسبیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک اورصلوٰۃ التسبیح:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ نے صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں فرمایا کہ چار رکعت کی نیت باندھ کر پہلے تکبیر تحریمہ کہیں پھر ثناء پڑھیں پھر پندرہ دفعہ سُبُحَانَ اللّٰہِ وَ اَلُحَمُدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکُبَر پڑھیں پھر اعوذ با للہ، بسم اللہ، فاتحہ اورکوئی سورت پڑھیں پھر دس دفعہ سُبُحَانَ اللّٰہِ وَ اَلُحَمُدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکُبَر پڑھ کر رکوع میں جائیں رکوع میں پھر ان تسبیحات کو دس دفعہ پڑھیں پھر قومہ میں دس دفعہ پڑھیں پھر سجدہ میں دس دفعہ پڑھیں پھر جلسہ میں دس دفعہ پڑھیں پھر دوسرے سجدہ میں دس دفعہ پڑھیں اسی ترتیب سے چار رکعت پوری کریں اس طرح ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) تسبیحات ہوگئیں ہر رکعت کے شروع میں تسبیحات پندرہ دفعہ پڑھیں پھر قرأت کریں گے پھر رکوع سے پہلے اس تسبیحات کو دس دفعہ پڑھیں گے۔

حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا کہ رکوع اور سجدے سے پہلے تین دفعہ سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھیں اس کے بعد مذکورہ تسبیحات کو پڑھیں۔

آپ سے یہ بھی پوچھا گیا کہ اگر اس نماز میں سجدہ سہو پیش آئے تو کیا اس کے دونوں سجدوں میں بھی یہ تسبیحات دس دس

دفعہ پڑھیں؟ تو آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ ان کی مجموعی تعداد تین سو دفعہ ہے جو سجدہ سہو میں پڑھے بغیر پوری ہو جاتی ہیں۔ (ترمذی جلد نمبر ا ص ٦٤)

اس حدیث مبارکہ سے بھی صلوٰۃ التسبیح کی خاص ترغیب معلوم ہوئی لہٰذا اس نماز کے پڑھنے کی طرف توجہ دینی چاہیے۔

☆ حضرت عبداللہ العزیز بن داؤدؒ جو حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے بھی اونچے درجے کے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص جنت کا طالب ہو اس کو صلوٰۃ التسبیح ضرور پڑھنی چاہیئے۔

☆ حضرت ابو عثمان زاہدؒ فرماتے ہیں غموں اور مصیبتوں کے وقت میں نے صلوٰۃ التسبیح سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں دیکھا یعنی اس کے پڑھنے سے رنج و غم اور مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں۔ (معارف السنن)

☆ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ صلوٰۃ التسبیح پڑھا کرتے تھے اور یہی صلحاء کا طریقہ رہا ہے کہ اس نماز کو ایک دوسرے سے لیا کرتے تھے یعنی اس کو ایک دوسرے سے سیکھتے اور حاصل کرتے اور اس کا معمول بنایا کرتے تھے۔ (بذل المجہود)

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا وقت

جن اوقات میں نفل نمازیں ادا کرنا مکروہ اور منع ہیں جیسے صبح صادق سے طلوع آفتاب تک اور عصر کے فرضوں کے بعد سے غروب آفتاب تک عین طلوع آفتاب، زوال اور غروب کے وقت اس نماز کو پڑھنا جائز نہیں ہے۔ ان کے علاوہ دن اور رات کے باقی تمام اوقات میں پڑھنا جائز ہے البتہ زوال کے بعد یعنی جب دوپہر کو آفتاب ڈھل جائے اس وقت ظہر سے پہلے یہ نماز پڑھنا بہتر ہے اس وقت کسی وجہ سے نہ پڑھی جا سکے تو جس وقت ممکن ہو رات میں یا دن میں اس کو پڑھا جا سکتا ہے۔ (شامیہ)

اس نماز کو روزانہ پڑھنا چاہئے یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو یعنی ہفتہ میں ایک مرتبہ پڑھنا چاہئے یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک مرتبہ پڑھنا چاہئے یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ ضرور پڑھ لینا چاہئے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ ہر جمعہ کو زوال کے بعد نماز جمعہ سے پہلے یہ نماز پڑھا کرتے تھے اس نماز کے بارے میں یہی درمیانی درجہ ہے لہٰذا جمعہ کو زوال کے بعد صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا معمول بنانا چاہئے۔

ذکر اللہ اور درود شریف کی کثرت

اُس کے علاوہ جب بھی ان اعمال مذکورہ سے وقت ملے تو ہم ذکر میں مشغول رہیں۔ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ہم کثرت سے اللہ کے ذکر کا اہتمام کریں۔

حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اس مہینے میں (رمضان میں) چار چیزوں کی کثرت کرو۔ جن میں دو چیزیں اللہ تعالی کے لئے (جو اصل مقصود اور مطلوب ہے) اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے تمہیں چارہ کار نہیں ہے۔ پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے۔ اور دوسری دو چیزیں یہ" ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو اس لئے علماء کرام نے لکھا ہے کہ آدمی ان چار کلمات کو یوں کثرت سے پڑھتا رہے۔

لَا اِلٰهَ الا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ نَسْئَلُكَ الْجَنَّة وَ نَعُوْذُ وُ بِكَ مِنَ النَّار

ذکر میں استغفار کا اہتمام کریں۔ نیز کثرت سے درود شریف کا اہتمام ہونا چاہیے کہ اس سے عشق نبوی ﷺ پیدا ہوتا ہے جو سنتوں پر زندگی کے آنے کا بہترین سبب بنتا ہے۔ نیز کلمہ طیبہ، تیسرا کلمہ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم وقت پڑھتے رہیں۔ اس کے علاوہ جو بھی ذکر یاد ہو اپنی زبان پر ہر وقت جاری رکھیں۔

بس اصل بات یہ ہے کہ ہم رمضان المبارک کو صحیح انداز میں وصول کرنے والے بنیں ورنہ رمضان گزرنے کے بعد افسوس کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

تعلق قرآن از رمضان

متعدد روایات سے یہ مضمون ثابت ہے کہ حق اللہ تعالی شانہ کے دربار میں کلام پاک سے بڑھ کر تقرب کسی چیز سے حاصل نہیں ہوتا۔ (فرائض کی ادائیگی کے بعد)۔

امام احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں کہ میں نے حق تعالیٰ شانہ کی خواب میں زیارت کی تو پوچھا کہ سب سے بہتر چیز جس سے آپ کے دربار میں تقرب ہو، کیا چیز ہے، ارشاد ہوا کہ "احمد میرا کلام ہے" (قرآن کریم) میں نے عرض کیا کہ سمجھ کر یا بلا سمجھے۔ ارشاد ہوا کہ سمجھ کر پڑھے یا بلا سمجھے دونوں طرح موجب تقرب ہے۔

تراویح کے اہتمام کے علاوہ (جس کا مختصر تذکرہ تراویح کے بیان میں گذر چکا ہے) کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام ہونا چاہئے۔ ویسے تو روزانہ ایک مسلمان کا معمول تلاوت کا ہونا چاہئے کہ یہ قرآن شریف کا حق ہے بندہ پر۔ لیکن رمضان میں اس کا خاص اہتمام ضروری ہے۔ کیونکہ رمضان المبارک کو قرآن کریم سے خاص مناسبت ہے۔

قرآن کریم کا نزول رمضان المبارک کی ایک بابرکت رات (شب قدر) میں ہوا ہے۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان میں حضرت جبرائیلؑ کے ساتھ قرآن پاک کا ورد کیا کرتے تھے۔ (گردان کرتے تھے)۔

حضرت عمرؓ عشاء کی نماز کے بعد گھر تشریف لے جاتے اور صبح تک نماز میں گذار دیتے تھے۔ حضرت عثمانؓ صرف رات کے اول حصے میں تھوڑا سا آرام کرتے اور پوری رات عبادت میں گذار دیتے ایک ایک رکعت میں پورا قرآن شریف پڑھ لیتے تھے۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ رمضان المبارک میں روزانہ ایک قرآن کریم دن میں اور ایک رات میں ختم فرماتے تھے اور ایک قرآن کریم پورے رمضان میں تراویح کے دوران ختم فرماتے تھے گویا اس طرح پورے رمضان المبارک میں اکسٹھ (٦١) قرآن کریم ختم کرتے تھے۔ اللہ اکبر کبیرا (اللہ ہمیں بھی اہتمام تلاوت نصیب فرمائے)۔

حضرت امام شافعیؒ رمضان المبارک میں دن رات کی نمازوں میں ساٹھ (٦٠) قرآن پاک ختم کیا کرتے تھے۔

حضرت علامہ ابن عابد بن شامیؒ رمضان المبارک کے دن رات میں روزانہ ایک قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے۔ گویا پورے رمضان میں ٣٠ قرآن ختم کرتے تھے۔

حضرت گنگوہیؒ کے متعلق لکھا ہے کہ "یوں تو رمضان المبارک میں آپ کی ہر عبادت میں بڑھوتری ہو جاتی تھی مگر تلاوت

قرآن کریم کا شغل خصوصیت کے ساتھ اتنا تھا کہ نمازوں اور نمازوں کے بعد تقریباً آدھا قرآن کریم ختم کرنے کا معمول رہا۔ واضح رہے اس وقت حضرت کی عمر ستر (۷۰) سال سے متجاوز تھی۔

اس کے علاوہ حضرت شیخ الہندؒ، حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ وغیرہم اور ان حضرات کے مشائخ کے معمولات ایسے تھے کہ ہم صرف تمنا ہی کرتے رہ جاتے ہیں۔ (اس سلسلے میں فضائل رمضان حضرت شیخ زکریاؒ کا مطالعہ ضرور کریں)

اس پرفتن دور میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں کہ جن کی رمضان کی راتیں رب تعالیٰ سے راز ونیاز کرتے ہوئے گذر جاتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی دنیا کی فکر چھوڑ کر خاص طور پر اس مہینے میں دین کی فکر میں لگا دے کہ یہی حقیقی دولت ہے۔ لہٰذا اللہ تعالی ہم سب کو کثرت تلاوت قرآن کریم کی توفیق نصیب فرمائے اور پھر قبول فرمائے۔ (آمین)۔

سنتوں کا اتباع

رمضان المبارک بہترین موقع ہے کہ اس میں آدمی اپنی زندگی کے اندر خوشگوار اور انقلابی تبدیلی پیدا کرنے کے لئے یہ طے کرے کہ سنتوں پر زندگی گذارنی ہے۔ کھانا، پینا، سونا، جاگنا، بیت الخلاء جانا، نکلنا، مسجد جانا، نکلنا، بازار جانا، گھر جانا، نمازوں کی سنتیں ان تمام معمولات اور پورے چوبیس گھنٹے ایسے گذریں کہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ زندہ ہو رہا ہو۔ کہ اصل کامیابی اسی میں ہے۔ ان سنتوں کو سیکھیں۔ اور یہود ونصاری کے طرز زندگی کو ہم ہمیشہ کے لئے چھوڑنے کا پختہ عہد کرلیں۔

اللہ تعالی ہم سب کو سنتوں کا اتباع نصیب فرما کر عشق نبوی ﷺ نصیب فرمائے۔ (آمین)۔

صدقات کی کثرت

رمضان المبارک میں زکوٰۃ کے علاوہ ہم نفلی صدقات کا زیادہ اہتمام کریں۔ حدیث پاک میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا دریا ویسے تو پورے سال موجزن رہتا تھا لیکن رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت ایسی ہوتی تھی جیسے جھونکیں مارتی ہوائیں چلتی ہیں۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا اس کو نوازتے۔

ایک حدیث پاک میں ہے کہ جوشخص بھوکے کو روٹی کھلائے یا ننگے کو کپڑا پہنائے یا مسافر کو شب باشی کی جگہ دے حق تعالی شانہ قیامت کے ہولوں (خوف) سے اس کو پناہ دیتے ہیں۔

حدیث پاک میں ہے کہ صدقہ حق تعالی کے غصہ کو سرد کر دیتا ہے اور بری موت سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔

یحیٰی برمکی حضرت سفیان ثوریؒ پر ہر ماہ ایک ہزار درہم خرچ کرتے تھے تو حضرت سفیان ثوریؒ سجدے میں ان کے لئے دعا کرتے تھے کہ یا اللہ یحیٰی نے میری دنیا کی کفایت کی تو اپنے لطف سے اسکی آخرت کی کفایت فرما۔ جب یحیٰؒ کا انتقال ہوا تو لوگوں نے خواب میں ان سے پوچھا کہ کیا گذری انہوں نے کہا کہ سفیان کی دعا کی بدولت مغفرت ہوئی۔ (یہاں صدقہ سے مراد صدقہ نافلہ ہے)

گناہوں سے بچنا

فضائل روزہ اور اعتکاف وغیرہم کے بیان میں گذر چکا ہے کہ روزہ رکھ کر حرام سے افطاری کا وبال کیا ہے۔ نیز غیبت، جھوٹ، بہتان، طعنہ دینا، جھگڑا کرنا، گالی گلوچ کرنا، یہ سب اعمال روزہ کی برکت کو ختم کر دیتے ہیں۔ (جس کا بیان حدیث کے حوالے سے گذر چکا ہے) اس مہینے میں ہم اپنے آپ کو خاص طور پر فضول بحث اور لغویات سے بچائیں۔ آج کل ایک عام مزاج ہے کہ مسجد میں ادھر اُدھر کی باتیں کرنے لگے پھر اس کی غیبت، اس پر الزام، اس سے جھگڑا، اسکو گالی دی، اس سے بچنے کی بہت ضرورت ہے۔ مسجد تو عبادت کی جگہ ہے اس میں ان سب باتوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اپنا زیادہ سے زیادہ وقت ذکر و تلاوت وغیرہ میں گذارنا چاہئے۔ اور رمضان کے اس مبارک مہینے کو اپنی مغفرت کا ذریعہ بنانا چاہئے۔ فضول بحث و مباحثہ اور لغویات میں پڑنے سے بہتر ہے کہ بندہ گھر جا کر سو جائے۔ اکبر الہ آبادی کا شعر ہے کہ۔

مذہبی بحث میں نے کی ہی نہیں
فالتو عقل مجھ میں تھی ہی نہیں

نیز ہم اپنی عبادات پر نازاں نہ ہوں اور لوگوں کو حقیر نہ سمجھیں کہ فلاں تو مسجد میں نظر ہی نہیں آتا۔ تمہیں کیا پتہ وہ تنہائی میں عبادت کرتا ہو نیز اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ہمیں ذمہ دار نہیں بنایا۔ ہمیں اپنی فکر کرنی چاہئے، دوسروں کو حقیر سمجھ کر اپنی عبادات کے متعلق حسن ظن میں مبتلا ہونا اپنے اعمال کو برباد کرنے کے برابر ہے۔

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد صاحبؒ نے مسجد میں تہجد کے لئے اُٹھایا۔ میں نے اُٹھ کر کہا کہ تہجد کا وقت ہے اور سب سورہے ہیں (واضح رہے کہ تہجد سنت ہے، فرض نہیں) تو فرماتے ہیں کہ والد صاحب نے عجیب نصیحت فرمائی کہ سعدی "ان کا سونا تیرے اُٹھنے سے بہتر ہے" گویا تو اُٹھ کر اُنکی برائیوں میں مبتلا ہوگیا، جو کہ حرام ہے۔ لہٰذا اس عمل سے بہت بچنے کی ضرورت ہے کہ ہم کسی مسلمان کے بارے میں غلط باتوں میں مشغول ہوں۔

اسی طرح ہم اپنے گھروں سے ٹی وی، وی سی آر، اور کیبل وغیرہ کو نکالیں کہ یہ آج کل سب سے بڑا بے حیائی فسق و فجور اور بے برکتی کا ذریعہ ہے۔ اپنے گھروں کو ان چیزوں سے پاک کریں اور اپنے گھروں کو اللہ کے حکموں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے آباد اور منور کریں۔

رمضان اور دعا

☆ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ رمضان المبارک کی ہر شب و روز میں اللہ کے یہاں سے (جہنم کے) قیدی چھوڑے جاتے ہیں اور ہر مسلمان کے لئے ہر شب و روز میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ (الترغیب)

☆ روایت میں آتا ہے کہ افطار کے وقت کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ (فضائل رمضان ۲۰)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ایک روایت سے ترغیب میں نقل کیا ہے کہ رمضان کی ہر رات میں ایک منادی پکارتا ہے کہ اے خیر کے تلاش کرنے والے متوجہ ہو اور آگے بڑھ اور اے برائی کے طلبگار بس کر اور آنکھیں کھول، اس کے بعد وہ فرشتہ کہتا ہے کہ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ اس کی مغفرت کی جائے، کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے، کوئی مانگنے والا ہے کہ اس کا سوال پورا کیا جائے۔ (الترغیب)

☆ ایک روایت میں ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ رمضان میں عرش کے اُٹھانے والے فرشتوں کو حکم فرما دیتے ہیں کہ اپنی اپنی عبادتوں کو چھوڑ دو اور روزہ داروں کی دعا پر آمین کہا کرو۔ (فضائل رمضان ۲۶)

☆ حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ جب رمضان آتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ بدل جاتا تھا اور نماز میں اضافہ ہو جاتا تھا اور دعا میں بہت عاجزی فرماتے تھے اور خوف غالب ہو جاتا تھا (فضائل رمضان بحوالہ درمنثور)۔ ویسے بھی دعا کے فضائل قرآن و

حدیث میں بے شمار ہیں۔اللہ تعالیٰ مانگنے والوں سے خوش ہوتے اور نہ مانگنے والوں سے ناراض ہوتے ہیں۔

لہٰذا ایسا بابرکت مہینہ جو مہمانوں کی شکل میں ہمارے درمیان آرہا ہے اور جس میں دعا کی اس قدر فضیلت ثابت ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ خود گڑگڑا کر عاجزی کے ساتھ اپنے لئے ،والدین،اساتذہ،مشائخ،اولاد،محسنین اور ساری دنیا کے مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے خیر وعافیت،آخرت کی کامیابی اور اللہ کی رضا مانگے۔

☆ حضرت عمرؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والا بخشا بخشایا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا نامراد نہیں رہتا۔ (بیہقی)

دعا کے متعلق کچھ ضروری آداب

☆ اللہ تعالیٰ شانہٗ سے دعا کے لئے اخلاص بہت ضروری ہے،اگر اخلاص نہیں ہوگا تو دعا قبول نہ ہوگی۔

☆ دعا کی قبولیت میں جلد بازی نہ کرے مثلاً یوں کہنا کہ کہتے ہوئے کافی عرصہ ہوگیا قبول ہی نہیں وغیرہ۔

☆ بہتر ہے کہ قبلہ رخ ہوکر دعا کرے۔

☆ دعا مانگنے سے پہلے اور بعد میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنا،یہ مستحب ہے۔

☆ دعا مانگنے کے اول اور آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا (اس سے دعا قبول ہوئی ہے)۔

☆ کسی دعا پر اصرار نہ کریں مثلاً یوں کہنا کہ اے اللہ تجھے میری اس دعا کو قبول کرنا ہی ہوگا۔

☆ اپنے گناہوں کا اقرار کرے۔

☆ پہلے اپنی ذات کے لئے دعا کریں،پھر ماں باپ اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کرے۔

☆ دعا سے فارغ ہوکر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر دیں۔

دعا کا وقت

ویسے تو ہر فرض نماز کے بعد دعا ضرور کریں کیونکہ حدیث میں ہے کہ اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔اسی طرح تہجد کے

وقت کے متعلق بھی حدیث میں ہے کہ دعا قبول ہوتی ہے۔اس وقت بھی خوب دعا کریں۔حدیث پاک میں ہے کہ ہر شب وروز میں مسلمان کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے اس لئے اس اہم ترین عبادت میں ہماری طرف سے کوتاہی نہ ہو۔مانگنا اسی خالق و مالک ورزاق سے ہے اور خوب مانگنا ہے۔

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔افطار کے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمتُ وَ عَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ (ابوداؤد شریف)

ترجمہ:اے اللہ میں نے تیرے ہی واسطے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔

نیز حدیث پاک میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم افطار سے پہلے یہ دعا مانگتے رہتے تھے۔

یَا وَاسِعَ الفَضلِ اِغْفِرلِیْ

ترجمہ:اے وسیع بخشش کرنے والے،میری مغفرت فرما دیجئے۔

نوٹ: افطاری سے کم از کم ۱۰۔۱۵ منٹ پہلے سب کاموں سے فارغ ہو کر اس اہم عبادت (دعا) میں ہمیں مشغول ہو جانا چاہئے۔اور یہ دعا کا عمل صرف رمضان کے ساتھ ساتھ خاص نہیں بلکہ پوری زندگی ہمیں اس کو کرنا ہے۔اگر اس وقت حزب الاعظم (ملا علی قادری رحمۃ اللہ علیہ) یا مناجاتِ مقبول (حضرت تھانویؒ) پڑھ لیں تو بہت اچھا ہے لیکن ترجمہ کے استحضار کے ساتھ پڑھیں،اور اگر یہ نہیں ہوسکتا تو حسب ذیل دعا بزبان اردو ہے اس کو ہم استحضار اور دلجمعی کے ساتھ مانگنے کا اہتمام کریں۔اس حقیر کو بھی اپنی مخصوصانہ و مشفقانہ ومخلصانہ دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں کہ بندۂ عاصی انتہائی محتاج ہے۔(مرتب)

خاص طور پر کچھ دعائیں ضرور مانگیں

اے اللہ! ہمارے گناہوں کو معاف کردے،ہمارے ماں باپ،بھائی،بہنیں،اساتذہ،مشائخ،شاگردوں،بیوی،بچے اور ساری امت کے گناہوں کو معاف فرما۔۔۔۔۔۔۔اے اللہ رمضان المبارک کی حقیقی قدردانی ہمیں نصیب فرما۔۔۔۔۔۔۔اے اللہ گناہوں کی نفرت دلوں میں ڈال دے اور نیکیوں کا شوق اور جذبہ پیدا فرما۔۔۔۔۔۔۔اے اللہ آپ کی محبت دل میں پیدا فرما اور اسی

پر زندگی گزارنے کی توفیق عطافرما۔۔۔۔۔۔اوراسی پر زندگی گذارنے کی کوفیق عطافرما۔۔۔۔اے اللہ سنتوں کوسیکھ سیکھو کراس پر عمل کرنے کی توفیق عطافرما۔۔۔۔۔ہمارے دلوں کواور ہمارے سینوں کوسنتوں کے انوارات سے منورفرما۔۔۔۔ہمارے دلوں سے حسد ،کینہ،بغض،عداوت دورفرما۔۔۔۔امت میں جوڑعطافرمااور جوڑ والے اسباب اختیارکرنے کی توفیق عطافرما۔۔۔۔۔۔۔اےئ اللہ عافیت سے ہمارے دلوں اورزندگیوں سے یہودونصاریٰ کے ناپاک طریقوں کوختم فرمااوران طریقوں کی نفرت ڈال دے۔۔۔۔۔۔۔ اےئ اللہ بیماروں کوشفائے کلیہ،عاجلہ،دائمہ،مستمرہ نصیب فرما۔۔۔۔۔۔۔ہم سب کوحلال،پاکیزہ،اور برکت والی روزی عطافرما ۔۔۔۔۔۔۔ اے اللہ ہمیں تقویٰ،ہدایت،پاکدامنی اورساری مخلوق سے بے نیازی عطافرما۔۔۔۔۔۔۔اےئ اللہ ہمیں اپنی ذات کا محتاج بنا کرساری مخلوقات سے بے نیاز کردے۔ہمیں مخلوق کامحتاج نہ بنا۔۔۔۔۔۔۔اےئ اللہ آپ کی ذاتِ کامل پرکامل یقین نصیب فرما۔۔۔۔۔۔مخلوق کایقین دل سے نکال دے۔۔۔۔۔۔۔اےئ اللہ علم نافع،وسعت والارزق اورہر بیماری سے ہمیں شفانصیب فرما۔۔۔۔۔۔۔ اےئ اللہ ہماری اولادکونیک اورصالح بنا،انہیں ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اوردل کے چین وسکون کاذریعہ بنا ۔۔۔۔۔۔انہیں علوم نافعہ،اعمال صالحہ،اخلاق فاضلہ اورعقائدحقہ کی دولت عظمیٰ سے مالامال فرما۔۔۔۔۔۔۔اےئ اللہ اپنی شان ربوبیت سے ان کی بہترین تربیت فرما۔۔۔۔۔۔۔اےئ اللہ قرآن پاک کی تلاوت کی حلاوت نصیب فرما۔۔۔۔۔۔۔ذکر کی لذت نصیب فرما۔۔۔۔۔۔۔اپنی ذات کے ساتھ قرب خاص نصیب فرما۔۔۔۔۔۔۔اےئ اللہ اسلام اوراہل اسلام کی حفاظت فرما ۔۔۔۔۔۔کفروشرک کاخاتمہ فرما۔۔۔۔۔۔۔اسلام اوراہل اسلام کو غالب فرما۔۔۔۔۔۔۔کفروشرک والوں کومغلوب فرما ۔۔۔۔۔۔اےئ اللہ میرے دل کونفاق سے پاک کردے اورمیرے عمل کوریا سے پاک کردے اورمیری زبان کو جھوٹ سے اورمیری آنکھ کوخیانت سے پاک کردے کیونکہ آپ آنکھوں کی چوری اورسینوں کے رازخوب جانتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔اےئ اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں ایسے مکار دوست سے جس کی آنکھیں مجھے دیکھیں اوراس کادل میری ٹوہ میں لگارہے،اگرکوئی نیکی دیکھے توچھپالے اوربرائی دیکھ لے تواس کوپھیلاتاپھرے۔۔۔۔۔۔۔اےئ اللہ مجھے فقراورتنگ دستی سے بچالے۔۔۔۔۔۔۔اےئ اللہ ہمیں صحت،عفت،امانت،حسن اخلاق اورتقدیرپررضامندی نصیب فرما۔۔۔۔۔۔۔اےئ اللہ مجھے علم دے کربے نیاز کردے(مخلوق سے)اوربردباری سے سرفراز فرماکرزینت بخش اورتقویٰ نصیب فرماکربزرگی عطاکراورعافیت بخش کرمزین فرما۔۔۔۔۔۔۔اےئ اللہ جومقروض ہیں انہیں عافیت اور عزت کے ساتھ سبکدوش فرما۔۔۔۔۔۔۔اےئ اللہ ہربلاسے عافیت نصیب فرما،میرے دین اوردنیاکے معاملے میں اورمیرے اہل مال اوراولادکے معاملے میں۔۔۔۔۔۔۔اےئ اللہ ہم سے راضی ہوجایئے اوراپنی رضامندی والے اعمال میں ہمیں لگادیجئے اورناراضگی والے کاموں سے ہماری حفاظت فرمایئے۔۔۔۔۔۔ اےئ اللہ میں ایسی مالداری سے پناہ مانگتاہوں جومجھے تکبرپراُبھارے اورایسے فقر سے پناہ مانگتاہوں جوذلت میں ڈال دے۔۔۔۔۔۔۔اےئ اللہ موت سے پہلے پہلے موت کی تیاری کی توفیق عطافرما۔جب ہم دنیاسے رخصت ہورہے ہوں توہماری زبان پرکلمہ طیبہ جاری ہواورآپ سے ملاقات کاشوق غالب ہو،ایسے فیصلے فرما۔۔۔۔۔۔۔قبرکی سختی اورعذاب سے حفاظت فرما۔۔۔۔۔۔۔پل صراط پرسے بجلی کی طرح پارفرما۔۔۔۔۔۔۔عرش کے سایہ کے نیچے جگہ نصیب فرما

۔۔۔۔۔۔جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرما۔۔۔۔۔۔۔ہماری اور ساری امت کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ریت کے ذرات اور سمندر کے قطروں سے زیادہ اور بے انتہا رحمتیں نازل فرما اور ہم سب کی طرف سے بہترین بدلہ عطا فرما۔۔۔۔۔۔۔اے اللہ جن جن لوگوں کے ذریعے آج تک ہمیں علم ملا ہے ان سب کو ہماری طرف سے ان کے شایانِ شان بدلہ عطا فرما۔۔۔۔۔۔۔اے اللہ آسیب، سحر اور ہر قسم کی آفتوں سے پوری امت کی پوری پوری حفاظت فرما۔۔۔۔۔۔۔جو اعمال بھی رمضان المبارک میں ہو رہے ہیں انہیں ہماری نجات کا ذریعہ بنا۔مزید عافیت اور اخلاص کے ساتھ اعمال کر کے نیکی کی توفیق عطا فرما۔ہماری دعاؤں کو اپنے فضل و کرم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے قبول و مقبول فرما۔

☆ پہلا عشرہ ختم ہونے کے قریب ہو تو یوں دعا کرے:

اے اللہ! رمضان المبارک کا رحمت کا یہ عشرہ ختم ہونے والا ہے۔ہم نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس کو آپ کے حضور پیش کر کے ہم رحمت کے مستحق ہو سکیں۔۔۔۔۔۔۔اے اللہ اس عشرے میں جو کوتاہیاں ہوئیں، اپنے فضل و کرم سے درگزر فرما کر ہمیں بھی رحمت کا مستحق بنا دے۔اے اللہ جب آپ اپنے برگزیدہ بندوں پر اس عشرہ میں رحمت برسائیں تو ہم گنہگاروں کو محروم نہ فرمانا، آپ بلا استحقاق ہمیں بھی رحمت میں ڈھانپ لیں۔

☆ دوسرا عشرہ ختم ہونے کے قریب ہو تو یوں کہیں:

اے اللہ! رمضان المبارک کا مغفرت کا عشرہ ختم ہونے والا ہے۔ہم نے اس میں ایسا کوئی عمل نہیں کیا جو ہمیں آپ کی مغفرت کا مستحق بنا سکے۔ اے اللہ بغیر استحقاق کے محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں اور ہمارے اہل و عیال کو مغفرت کا پروانہ عطا فرما۔

☆ آخری عشرہ کے ختم ہونے کے قریب یہ دعا کریں:

اے اللہ! اس آخری عشرے میں آپ بے شمار مخلوق کو جہنم سے خلاصی عطا فرمائیں گے۔اے اللہ! ہمیں، ہمارے اہل و عیال، ماں باپ، اساتذہ، مشائخ، شاگرد اور تمام امت کو جہنم سے خلاصی عطا فرما۔۔۔۔۔۔۔۔۔اے اللہ! ہم نے تو اپنے گناہوں سے اپنے آپ کو جہنم کا حقدار بنا دیا ہے۔ہم میں جہنم کا عذاب سہنے کی طاقت نہیں ہے۔اگر آپ نے جہنم میں ڈال دیا تو بچانے والا کوئی نہیں ہے۔محض اپنے فضل و کرم سے بغیر استحقاق کے ہمارے اور ساری امت کے لئے جہنم سے آزادی کا فیصلہ فرما۔

ان دعاؤں کو خاص اپنا معمول بنائیں

رمضان کی آمد سے پہلے (رجب سے پہلے) ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اِس دعا کو خوب پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبَ وَ شَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا رَمَضَانُ۔

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے لئے رجب اور شعبان کے مہینے میں برکت ڈال دے اور ہم کو رمضان المبارک تک پہنچا دے۔

رمضان المبارک کی اہم دعا آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو سکھاتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ سَلِّمْنَا لِرَمَضَانَ وَسَلِّمْ رَمَضَانَ لَنَا وَ سَلِّمْه' لَنَا مُتَقَبَّلاً

ترجمہ: اے اللہ ہم کو رمضان کے لئے صحیح سالم بنا اور رمضان کو سلامتی والا بنا، ہمارے لئے قبولیت والا بنا۔

اس دعا کو خاص طور پر رمضان میں ہر نماز کے بعد پڑھنے کا اہتمام کریں۔

عبداللہ ابن عباسؓ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنے پر یہ دعا بتلائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس کا اہتمام فرماتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنّي اَسئلُكَ الْعفْوَ وَ الْعَافِيَةَ فِي دِيْنِیْ وَدُنیَایَ وَ اَھْلِیْ وَ مَا لِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے عفو اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، میرے دین، دنیا، اہل (بال بچے) اور مال میں۔

فائدہ: بہت ہی جامع دعا ہے پوری زندگی کا معمول بنالیں، مجرب دعا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنّي اَسئلُكَ الْھُدٰی وَ التّقٰی وَ الْعَفَافَ وَ الْغِنٰی۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور ساری مخلوق سے بے نیازی کا۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میری مدد فرما، تیرے ذکر اور شکر اور تیری حسن عبادت پر (اخلاص پر)۔

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَ اٰمِنْ رَوْعَاتِنَا۔

ترجمہ: اے اللہ! ہماری آبرو کی حفاظت فرما اور ہمارے خوف کو امن سے بدل دے۔

جامع دعا ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّي اَسئلُكَ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ يُّحِبَّكَ وَ الْعَمَلَ الَّذِى يُبَلِّغُنِى حُبَّكَ اللّٰھُمَّ اجْعَلُ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِى وَ اَهْلِى وَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدُ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی محبت کا اور ان لوگوں کی محبت کا جو آپ سے محبت کرتے ہیں۔اور اس عمل کا جو آپ کی محبت تک
پہنچا دے۔اے اللہ! آپ کی محبت میرے نفس، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ مجھے عطاء فرما دیجئے۔

ایک اور عافیت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوَّلِ عَافِيَّتِكَ وَ فُجَاءَ ةِ نِقْمَتِكَ وَ جَمِيْعِ سَخَطِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ موجودہ نعمت جاتی رہے۔اور تیری عافیت مجھ سے اپنا رخ
پھیر لے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیرے تمام غصہ کے اسباب سے۔